Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح 1351 ہش
جنوری 1972ء

-: ایڈیٹر :-
محمد شفیق قیصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	صلح ۱۳۵۱ھ ش	جنوری سنہ ۱۹۷۲ء	شمارہ ۱

:- ایڈیٹر :-

محمد شفیق قیصر

:- معاون :-

منیر الدین شمس

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

عزیز احمدی نونہالو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(۱) گزشتہ دنوں ہمارے ملک میں جو حالات پیدا ہوئے اس کی وجہ سے ہر پاکستانی کو شدید غم اور صدمہ پہنچا ہے۔ جہاں خوشی ہوتی ہے وہاں غم اور صدمہ کا آنا بھی طبعی بات ہے لیکن اس کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ اب اِس غم کو سینے سے لگائے رکھیں اور سُستی اور کاہلی کی زندگی بسر کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(آلِ عمران آیت ۱۴۰)

یعنی تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

اِس آیت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے اوّل یہ کہ انسان کو سُستی اور کاہلی کی زندگی نہیں بسر کرنی چاہیئے کیونکہ کاہل انسان کبھی بھی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھتا۔ انسان کو چاق و چوبند اور محنتی ہونا چاہیئے۔ کسی کام میں سُستی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو وہ محنت کرتا ہے۔

دوسری بات اِس آیت سے ہمیں یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر کسی وقت کوئی تکلیف یا غم پہنچ جائے یا کسی معاملہ میں ناکامی ہو جائے تو اس کے غم میں اپنا وقت نہ ضائع کیا جائے بلکہ اس وقت کو غنیمت جان کر اس نقصان کو پُورا کرنا چاہیئے۔

اِن دونوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر ایمان سچّا ہوگا تو کامیابی اور بلندی ضرور ملے گی۔

پس احمدی بچّوں کو اِن باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے اور اپنے دوستوں کو بھی سمجھانا چاہیئے کہ یہ وقت ہمارے کام کا وقت ہے۔ سُستی اور کاہلی کو چھوڑ کر ہر ایک کو صدرِ پاکستان جناب ذوالفقار علی صاحب بھٹو کی ہدایات کے مطابق ملک کی خدمت میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور

(باقی دیکھیں صـ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم بھی اِک تصویر بناؤ

بچّو! ہم جانتے ہیں تمہیں تصویریں کھینچنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ تم اگر خالی بیٹھے ہو تو پنسل ہاتھ میں لے کر کسی نہ کسی پرندے یا پھول یا درخت وغیرہ کی تصویر بنانے لگتے ہو۔ بُرا نہ ماننا ٹیڑھی بڑنگی لکیریں کھینچ کر سمجھتے ہو کہ ہم نے بہت اچھی تصویر بنائی ہے۔ تمہاری چھوٹی عمر کے لحاظ سے وہ اچھی ہی ہوتی ہے۔ اُسے دیکھ کر تم پھُولے نہیں سماتے۔ ہر ایک سے کہتے پھرتے ہو آہا ہم نے کیسی اچھی تصویر بنائی۔ اگر کوئی تعریف کر دے تو پھر تمہاری خوشی کی کوئی انتہاء نہیں رہتی۔

تمہارا یہ شوق دیکھ کر آج ہم بھی تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ آؤ بھئی تم سب ایک تصویر بناؤ اور اس میں خوب اچھے اچھے رنگ بھرو۔ یہ کوئی ایسی ویسی تصویر نہیں ہے۔ دیکھنا اگر تم یہ تصویر بناؤ گے تو سب لوگ ہی اسے دیکھ کر خوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی آسمان پر خوش ہوگا وہ تمہیں بہت بڑا انعام دے گا اتنا بڑا کہ اس کے سوا اَور کوئی اتنا بڑا انعام دے ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ تصویر ایسی مشکل بھی نہیں کہ تم بنا نہ سکو۔ پرندوں وغیرہ کی تصویریں تو تم سے ٹیڑھی بڑنگی بنتی ہیں لیکن جو تصویر ہم تم سے بنوانا چاہتے ہیں اگر اسے بنانے کی کوشش کروگے تو یقیناً ذرا سی محنت سے ایسی تصویر بنا لوگے کہ سب دیکھ کر عش عش کر اُٹھیں گے۔

تم پوچھوگے وہ تصویر کونسی ہے؟ لو ہم تمہیں بتاتے ہیں وہ تصویر ہے ہم سب کے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ تم کہوگے اور تمہیں کہنا بھی چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کیسے بنائی جا سکتی ہے جبکہ ہم نے آپؐ کو دیکھا نہیں اور نہ آپؐ کی کوئی تصویر ہی موجود ہے اور ویسے بھی ہاتھ سے کسی انسان کی تصویر بنانا جائز نہیں اور آنحضرتؐ کی تصویر بنانا تو اَور بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ ناجائز ہے۔ بات تمہاری صحیح ہے لیکن ہم تمہیں ایک جائز طریق بتاتے ہیں جس سے تم آنحضرتؐ کی تصویر بنا سکتے ہو۔ وہ طریق یہ ہے کہ تم آنحضرتؐ کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے کی کوشش کرو۔ اَب تم کہو گے کہ دل پر کیسے تصویر بنائیں؟ سو دل پر تصویر کھینچنے کا طریق ہم تم کو بتاتے ہیں اور بتاتے بھی ہیں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ میں۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"تم اپنی زندگی میں وہ اعمال
بجا لاؤ جن کا نمونہ محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے تمہارے سامنے رکھا ہے
تمہارے لئے نجات کا سوائے
اِس کے اَور کوئی ذریعہ نہیں کہ
تم اپنے دل پر محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر
کھینچو (یہ اِس طرح ہو سکتا
ہے کہ) تم اپنے آپ کو اِنہی
جیسا بنانے کی کوشش کرو۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء)

دیکھا تم نے کیسی آسان ترکیب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچنے کی۔ آنحضرتؐ نے جس جس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے وہی کام پورے شوق کے ساتھ تم بھی کرتے چلے جاؤ۔ مثال کے طور پر ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ آنحضرتؐ کو جھوٹ سے بہت نفرت تھی آپ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ زندگی بھر میں آپؐ نے ایک دفعہ بھی کبھی جھوٹ نہیں بولا سو تم بھی ہمیشہ سچ بولنے کا پختہ عہد کر لو۔ اسی طرح آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کی بہت عبادت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی خدا کی عبادت کی تلقین فرماتے تھے۔ تم بھی ایسے ہی بن جاؤ۔ باقاعدگی سے نماز پڑھنی شروع کر دو اور جو بچّے نماز نہیں پڑھتے انہیں بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرو۔ اِسی طرح نیکی کے اَور بہت سے کام ہیں جو آنحضرتؐ کیا کرتے تھے اُن کاموں کے متعلق ہم تمہیں آئندہ بتائیں گے وہ سب کام کرتے چلے جاؤ۔ ان سے کبھی غافل نہ ہو۔ پھر دیکھو آپ ہی آپ تمہارے دل پر آنحضرتؐ کی تصویر کھنچ جائے گی۔ خدا تم سے خوش ہو گا اور تمہیں دین و دُنیا کی نعمتیں عطا کرے گا ایسی ایسی نعمتیں جو اس کے سوا اَور کوئی نہیں دے سکتا۔ خدا تمہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صـ۵:۔ میاں صاحب اپنے ہاتھ سے کچھ پیسے لڑکے کو دیتے لڑکے پیسے وصول کر کے غربی جانب سیڑھیوں پر سے نیچے چلے جاتے۔ مجھے میاں صاحب نے ایک ادھنی دی جس کا سائز ایک روپے کے برابر ہوتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ کا واقعہ

ہمارے بزرگ استاد حضرت صوفی غلام محمدؐ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے، نے اپنے بچپن کے زمانہ کا ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تشحیذی بچّوں کے لئے یہ واقعہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے والد صاحب نے مجھے چھ سال کی عمر میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں جماعت دوم میں داخل کیا۔ جب مَیں تیسری جماعت میں ہوُا تو اسی کلاس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادے میاں مبارک احمد صاحب بھی داخل ہوئے۔ ہمارے استاد منشی سکندر علی صاحب تھے وہ میاں صاحب کو دری پر اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد میاں صاحب بیمار ہو گئے۔

ایک دن سکول ٹائم میں حضورؑ کا حکم آیا کہ میاں صاحب کی کلاس کے جُملہ طلباء کو بلا استثنٰی لایا جاوے چنانچہ منشی صاحب نے ہم کو قطار میں کھڑا کیا اور دارالمسیح کی طرف قطار روانہ ہوئی۔ حضورؑ کے مکان کے شرقی جانب جو ڈیوڑھی ہے اس میں سے قطار داخل ہو کر سیڑھیوں پر سے دوسری منزل پر گئی۔ سامنے ایک برآمدہ میں شمالاً جنوباً ایک چارپائی پر میاں صاحب لیٹے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے سرہانے کُرسی پر تشریف فرما تھے اور حضرت اُمّ المومنینؓ غربی جانب اسی چارپائی کے پائنتی کی طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ میاں صاحب کے دائیں جانب یعنی غربی جانب چارپائی پر ایک رومال میں پیسوں کا ڈھیر تھا لڑکے باری باری ان کے پاس غربی جانب جا کر کھڑے ہو جاتے

(باقی صـ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد کی غرض

عزیز بچّو! جنگ و خونریزی ایک وحشیانہ فعل ہے لیکن بعض اوقات فتنہ و فساد، ظلم و جور اور وحشت و بربریّت کو روکنے کے لئے جنگ ضروری ہو جاتی ہے۔ جب ظلم و جور اور جبر و استبداد کو اخلاقی دباؤ سے نہ روکا جا سکے تو ان کو قوّت سے روکنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر اس وقت ایسا نہ کیا جائے تو دُنیا سے حق و صداقت، عدل و انصاف اور خیر و صلاح کا خاتمہ ہو جائے اور فتنہ و شر کی حکومت قائم ہو جائے، ایسی حالت میں جنگ و خونریزی وحشیانہ فعل نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت بن جاتی ہے۔

عزیز بچّو! اِس حقیقت کو اچھی طرح یاد رکھو کہ تندرست انسانی جسم میں سُوئی چبھونا بھی سنگ دلی ہے۔ لیکن اگر جسم کا کوئی حصّہ ناؤف ہو جائے اور اِس بات کا خطرہ ہو کہ اس سے پُورے جسم کی سلامتی کو خطرہ پڑ جائے گا تو اس وقت ناؤف حصّہ جسم کو کاٹ کر الگ کر دینا بے رحمی نہیں بلکہ رحم اور خیر خواہی ہے۔ اسلامی جہاد کا یہی نقطۂ نظر ہے۔

جب دُنیا سے خدا تعالیٰ کا خوف اُٹھ جائے اور اخلاق کا خاتمہ ہو جائے۔ جب انسانیت، شرافت اور اخلاق کی کوئی قدر و قیمت باقی نہ رہے، بداخلاقی اور فتنہ و فساد عام ہو جائے اس وقت ان بُرائیوں کو روکنا انسانی فریضہ ہے۔ اگر وہ وعظ و نصیحت اور اخلاق کے درس سے نہ رُکیں اور فتنہ و فساد کی قوتیں فساد بپا کرنے پر تُل جائیں تو پھر قوّت سے اس کا مقابلہ کرنا انسانیّت کی بہت بڑی خدمت ہے اسی کا نام جہاد ہے ملک گیری اور دوسری قوموں کو محکوم بنانے کے لئے لڑنا جہاد نہیں ہے۔ دُنیاوی لڑائیوں اور اسلامی جہاد کے مقصد اور نصب العین میں بڑا فرق ہے۔ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رُو سے جہاد وہ ہے جس میں کوئی دُنیاوی غرض شامل نہ ہو۔ بلکہ اس کا مقصد محض خدا تعالیٰ کا بول بالا،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداشناسی کا احیاء، فتنہ و فساد اور ظلم و جور کا خاتمہ اور عدل و انصاف اور نیکی و بھلائی کا قیام ہو۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک شخص مالِ غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے ایک شخص شہرت کے لئے لڑتا ہے، ایک اپنی عظمت و ناموری کے لئے جنگ کرتا ہے ایسے جہاد کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

من قاتل لتکون کلمة الله

ھی العلیا ۔

یعنی جو شخص اِس لئے لڑتا ہے کہ خدا کا بول بالا ہو۔

اِس حدیث سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ اسلامی جہاد کا مقصد کسی کے علاقہ پر قبضہ کرنا، مالِ غنیمت یا شہرت حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام کا بول بالا ہو ٭

٭ ہوئی سڑکوں پر مزید پانچ لاکھ افراد لقمۂ اجل بن گئے۔

ایک اندازے کے مطابق آج کل امریکہ کی سڑکوں پر روزانہ ۱۲۰ افراد ٹریفک کے حادثات میں جان دے رہے ہیں ٭

(سیّد کلیم محمود
کراچی)

محفلِ تشحیذ

(بقیہ صـ۲)

ہم سب کو قرآن کریم کی بتلائی ہوئی صداقتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) مشرقی پاکستان میں ہمارے جو فوجی بھائی وطن کی حفاظت کر رہے تھے وہ اَب ہمارے دشمن ہندوستان کی قید میں ہیں۔ تشحیذی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ ان سب کے لئے خاص طور سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے ٭

(بھائی جان)

دلچسپ و عجیب

امریکہ میں موٹر کار کے حادثے میں سب سے پہلے جو شخص ہلاک ہوا اس کا نام ہیری بلس تھا اور یہ حادثہ ۱۸۹۹ء میں پیش آیا۔ لیکن اب امریکہ کی نیشنل سیفٹی کونسل نے خبردار کیا ہے کہ اِس سال اکتوبر تک اِس ملک میں موٹر کاروں کے حادثات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ کے دہشت ناک ہندسوں تک پہنچ جائے گی ان میں سے پہلے دس لاکھ افراد کی ہلاکت ۵۲ سال میں واقع ہوئی۔ اس کے بعد گزشتہ تیرہ سال کے اندر امریکہ میں ٹریفک سے پٹی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو کم عمر بچوں کا شوقِ جہاد

اسلامی تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے جن کو پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مخلص صحابی تھے فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے موقع پر جب اسلامی لشکر اپنی صفیں درست کر رہا تھا تو مَیں نے اپنی دائیں اور بائیں جانب نظر ڈالی تو انصار کے دو نوجوان لڑکوں کو دیکھا۔ انہیں دیکھ کر مجھے کچھ مایوسی ہوئی اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ جنگ میں دونوں طرفیں جب تک مضبوط نہ ہوں لڑائی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور جنگ میں وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے دونو پہلو مضبوط ہوں اور میرے دونوں پہلوؤں میں دو کم عمر بچے کھڑے ہیں اِس وجہ سے میرے لئے مشکل ہے کہ مَیں لڑائی میں کوئی قابلِ ذکر کارنامہ سرانجام دے سکوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ مَیں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میری دائیں طرف والے لڑکے نے آہستہ سے مجھے پوچھا کہ چچا" ابوجہل کون ہے جو مکّہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سخت تکلیف پہنچایا کرتا تھا، مَیں نے خدا سے عہد کیا ہؤا ہے کہ اسے قتل کر کے ہی دم لوں گا اور اگر مَیں ایسا نہ کر سکا تو پھر اسے قتل کرنے کی کوشش میں خود بھی راہِ خدا میں شہید ہو جاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ مَیں نے ابھی اس بچے کے سوال کا جواب نہ دیا تھا کہ میری بائیں طرف والے لڑکے نے بھی بڑے رازدارانہ انداز میں وہی سوال کیا جو پہلے نے کیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں ان کم عمر مجاہدوں کے بلند ارادہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور خیال کرنے لگا کہ یہ بچے اپنے عہد کو کیسے پُورا کر سکتے ہیں جبکہ ابوجہل کا شمار قریشِ مکّہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نامور اور تجربہ کار سپاہیوں میں ہوتا ہے۔ تاہم مَیں نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو بتایا کہ ابوجہل کون ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ وہ دونوں نوعمر بچّے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفوں کو کاٹتے ہوئے فوراً ابوجہل کے سر پر جا پہنچے اور اِس تیزی سے اس پر حملہ کیا کہ آنِ واحد میں اس سرکش اور مغرور سردار کا سر خاک و خون میں لوٹنے لگا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہوُا کہ ابوجہل کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے۔ ابوجہل کے بیٹے عکرمہ (جو بعد میں اسلام لے آئے) اس وقت اپنے باپ کے ساتھ تھے وہ اپنے باپ کو تو نہ بچا سکے مگر ان دونوں بچّوں میں سے ایک بچّے حضرت معاذؓ پر حملہ آور ہوئے اور تلوار کا ایسا وار کیا کہ ان کا بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ اِس قدر شدید زخم کھانے کے باوجود معاذؓ پیچھے نہ ہٹے بلکہ عکرمہ کا پیچھا کیا لیکن وہ بچ کر نکل گئے۔ حضرت معاذؓ نے کٹے ہوئے بازو کے ساتھ جنگ جاری رکھی اور چونکہ کٹا ہوُا ہاتھ لڑنے میں روک ہو رہا تھا اِس لئے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر الگ کر دیا اور پھر دیوانہ وار لڑنے لگے۔

★

دلچسپ و عجیب

سوکاسوانا (نیوجرسی) میں بہت چھوٹے بچّوں کے لئے اپنی بس پہچاننے کا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے۔ یہ بچّے بہت چھوٹے ہونے کی بناء پر اپنی بسوں کے نمبر نہیں پڑھ سکتے اور انہیں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا چنانچہ اب بسوں پر وہ تصاویر بنا دی گئی ہیں جو بچّوں کے نصاب میں شامل کارٹون والی کتاب میں بنی ہوئی ہیں۔ کسی بس پر خوبصورت سی بطخ بنی ہوئی ہے اور کسی پر موٹا سا ریچھ۔ اِن تصاویر کی مدد سے بچّے اب غلط بس میں سوار نہیں ہوتے۔ سکول کی انتظامیہ نے یہ بھی کیا ہے کہ بچّوں کو اُن کی بس پر بنی ہوئی تصویر کی ایک چھوٹی کاپی بھی فراہم کر دی ہے تا کہ وہ اس سے بس والی تصویر کو ملائیں اور بس پہچاننے میں غلطی نہ کریں۔

(سیّد کلیم محمود۔ کراچی)

آپ خود بھی تشحیذ الاذہان خریدیئے اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی صحابی تھے۔ آپ مدینہ کے رہنے والے تھے۔ جنگِ اُحد کے موقع پر جب ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کفّار نے حملہ کر دیا اور اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا تو اُس وقت کفّار نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ذات ہی ایک ایسا مرکز ہے جس کی وجہ سے تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہیں، چنانچہ کفّار نے آپؐ پر پتھروں اور تیروں کی بارش کر دی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "مَیں نے اس وقت دیکھا کہ اِس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں کوئی تیر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر آ کر نہ لگے مَیں نے اپنا بازو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کے آگے کر دیا تیر آتے اور میرے بازو پر لگتے رہے مگر مَیں نے اپنے بازو کو ذرا بھی جُنبش نہ ہونے دی یہاں تک کہ اِس کثرت کے ساتھ تیر میرے بازو پر پڑے کہ میرا بازو شل ہو گیا۔"

کسی نے پوچھا کہ جب آپ پر تیر پڑ رہے تھے تو اُس وقت درد کی شدّت سے آپؓ کے مُنہ سے اُف کی آواز بھی نکلتی تھی یا نہیں؟ کیونکہ ایسے موقع پر انسان درد سے بےتاب ہو جاتا اور کانپ اُٹھتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں اُف کِس طرح کرتا۔ جب انسان کے مُنہ سے اُف نکلتی ہے تو وہ کانپ جاتا ہے، پس مَیں ڈرتا تھا کہ اگر مَیں نے اُف کی تو ممکن ہے میرا ہاتھ کانپ جائے اور کوئی تیر رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر لگ جائے اِس لئے مَیں نے اُف بھی نہیں کی۔

آیئے آپ کو انہی حضرت ابوطلحہؓ کا ایک اَور ایمان افروز واقعہ سُنائیں۔ ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شخص حاضر ہوُا اور عرض کی "یا رسول اللہ مَیں بھُوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے۔" حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بہت سے صحابہؓ حضورؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کون شخص ہے جو اِس شخص کو ایک رات اپنے گھر مہمان رکھے گا؟

اس وقت یہی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یا رسول اللہؐ اِسے میرے ساتھ کر دیجئے آج رات اس کی مہمان نوازی مَیں کروں گا۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حضرت ابوطلحہؓ مہمان کو اپنے ساتھ گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ "یہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خاطر مدارات میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا۔" بیوی نے جواب دیا کہ گھر میں صرف بچّوں کے لئے تھوڑا سا کھانا موجود ہے اور اس کے علاوہ کھانے کی کوئی چیز نہیں۔"

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر سوچا پھر فرمایا کہ جیسے بھی ہو اس مہمان کی خاطر مدارات ہمارا فرض ہے۔ یہ خدا کے رسولؐ کا مہمان ہے تم بچّوں کو بہلا پھُسلا کر سلا دو جب وہ سو جائیں تو پھر ہم مہمان کے ساتھ کھانا لے کر بیٹھ جائیں گے جب مہمان کھانا شروع کر دے تو کسی بہانے سے اُٹھ کر چراغ گُل کر دینا، اور کھانا چونکہ کم ہے اِس لئے ہم کھانا کھانے کی بجائے یُونہی مُنہ چلاتے رہیں گے اس سے مہمان کو یہ پتہ ہی نہیں چلے گا کہ ہم کھانا نہیں کھا رہے۔

حضرت ابوطلحہؓ کی بیوی نے ایسا ہی کیا پہلے تو بچّوں کو بہلا پھُسلا کر سُلا دیا پھر مہمان اور حضرت ابوطلحہؓ کے سامنے کھانا لا کر رکھا۔ اس کے بعد چراغ کی بتّی درست کرنے کے بہانے سے اُٹھ کر چراغ گُل کر دیا اور دونوں میاں بیوی جھُوٹ مُوٹ مُنہ چلاتے رہے اور سارا کھانا مہمان کو کھلا دیا۔ دوسرے دن جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں میاں بیوی نے رات مہمان کی خاطر جو تکلیف اُٹھائی اس سے اللہ تعالیٰ تم سے بہت ہی خوش ہوُا ہے۔

ہر احمدی بچّے کا فرض ہے کہ وہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت میں ضرور حصّہ لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عابدہ سلطانہ۔ ربوہ

ابوالہاملاپ

صبح دم سورج نکلتا ہے روشنی پوری دنیا کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور پھر دھوپ آہستہ آہستہ پژمردہ ہونے لگتی ہے اتنے میں بادلوں کے چند ٹکڑے نیلگوں آسمان پر تیرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ تھوڑی سی بارش کے بعد بادل چھٹ جاتے ہیں اور موسم بے حد خوشگوار ہو جاتا ہے۔ فضا میں ایک عجیب سوندھی سوندھی خوشبو پھیلی ہوتی ہے۔

للگجی شام! چمپئی اندھیرے، سرمئی سائے یہ سب مناظر ایک مسحور کن کشش رکھتے ہیں۔

لیکن عامر! وہ تو اس موسم سے گھبرایا ہوا ہے۔ اس کے خیال میں ایسا موسم امیروں کے لئے ہوتا ہے جو اپنی کاروں میں بیٹھ کر آبادی سے دور اور کارخانوں کے شور سے گونجتے ہوئے شہر کو چند لمحوں کے لئے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے کسی دریا پر یا کسی گاؤں کے حسین منظر یا دستِ قدرت کے عظیم شاہکاروں اور صانع ازل کے شاہ پاروں کو دیکھنے کے لئے کھلی فضا میں دور نکل جاتے ہیں اور ایسے منظر کا پورا پورا لطف اٹھاتے ہیں مگر عامر کے پاس تو کوئی گرم کپڑا نہ تھا جسے وہ اس سردی کے موسم میں اوڑھ لے۔ اس کے پاس تو صرف ایک بوسیدہ جوڑا تھا اور اسے بھی پیوند لگے ہوئے۔ وہ اِس منظر سے لطف اندوز ہوتا بھی تو کیسے؟

وہ بھی تو انسان ہے! کیا وہ کبھی اچھے دن نہ دیکھے گا؟ کیا وہ کبھی کار میں بیٹھ کر سیر کے لئے نہ جائے گا؟ عامر کے دل میں یہ خیال بار بار اٹھتا۔ اس کے دماغ پر ہتھوڑے سے چلنے لگے اور اسکی جھیل جیسی خوبصورت آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے گھنیری سیاہ پلکوں کی دیواریں پھاند کر اس کی بے بسی کا مذاق اڑانے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے گالوں پر ڈھلک آئے۔

وہ سوچتا تھا اپنے مستقبل کے متعلق کہ کیا اس کا مستقبل اسی طرح تاریک رہیگا؟ کوئی زمانہ تھا کہ وہ بہترین سے بہترین کپڑے پہنتا اور اچھے کھانے کھاتا تھا اور اس کی ہر آرزو پوری ہوتی تھی مگر آج وہ پھوٹی کوڑی کو بھی محتاج تھا اور معاشرے کی نظروں میں ایک حقیر مزدور جس کو ہر ایک بُرا بھلا کہہ سکتا ہے اور دھتکار سکتا ہے مگر وہ کسی سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور آج تو اسکی قسمت نے اَور بھی ساتھ چھوڑ دیا ہے کیونکہ مینجر نے اسے معمولی سی غلطی پر ڈانٹ کر نوکری سے علیٰحدہ کر دیا ہے۔

وہ سوچ رہا ہے کاش! مجھے میرے والد مل جائیں تو میں اس بےکسی کے حال میں نہ پھروں۔ والد کی یاد آتے ہی اس کے دماغ میں کئی تلخ سی یادیں اُبھریں۔ باپ کی جُدائی اور بہنوں کا قتل سب ایک جیتی جاگتی تصویر بن کر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ یکایک اس کے خیالات منتشر ہو گئے کیونکہ بارش تیز ہو گئی تھی اور سردی بھی بڑھ گئی تھی وہ جلد ہی ایک دکان کے آگے آ کر رُک گیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ شاید دکاندار اسے کچھ دیر کے لئے اندر آنے کی اجازت دے دے لیکن دکاندار نے ترچھی نظروں سے عامر کی طرف دیکھا وہ دُکان سے ہٹ آیا اسے اپنے وجود سے نفرت ہونے لگی۔ بارش کی تیزی کے باوجود وہ بے یار و مددگار پیدل ہی نامعلوم منزل کی طرف چل دیا۔ سر چُھپانے کی جگہ تو اسے کہیں نہ کہیں مل ہی جانی تھی لیکن وہ تو انتقام لے رہا تھا۔ اپنے آپ سے انتقام!

اس نے سوچا یہ دُنیا خودغرض اور مطلب پرست ہے اور یہ صرف امیروں ہی کو پوچھتی ہے غریبوں کو کون پوچھتا ہے؟ پھر اسے اپنا بھولا ہوا بچپن یاد آگیا وہ ماضی کے گہرے غار میں گُم ہو گیا اسے وہ وقت یاد آیا جب وہ آٹھ سال کا تھا اور اس کے والد نواب افتخار احمد کی کلکتہ میں کئی فیکٹریاں ہوتی تھیں اور عامر اپنی دو بہنوں نگہت اور ناہید کے ساتھ اپنی حویلی "کاشانۂ عامر" میں رہتا تھا۔

جب پاکستان آزاد ہوا تو سکھوں نے خون کی ہولی کھیلی اور مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگا کئی جگہوں پر لُوٹ مار ہوئی۔ پھر ایک دن عامر کے ابّا کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے تو کچھ سکھ اور ہندو ان کی حویلی میں گُھس آئے اور کچھ نے ان کی حویلی کو آگ لگا دی۔ چند غنڈے عامر کے کمرہ میں گُھس آئے جہاں عامر کی والدہ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں کو لئے دعائیں مانگ رہی تھیں۔

اپنی ماں اور بہنوں کے قتل کا دُوح فرسا منظر اپنی ان گناہ گار آنکھوں سے دیکھا۔ اس عرصہ میں وہ الماری کے پیچھے چُھپا کھڑا رہا اور پھر کسی طرح وہ اپنی جان بچاکر بھاگ آیا اور غریب شخص اجمل خاں نے عامر کو پناہ دی۔ پاکستان بننے کے بعد اس شخص نے عامر کے ابّا کو بہت تلاش کیا مگر ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ اس کے بعد عامر اسی کا بیٹا بن گیا اور اسی کے پاس رہنے لگا۔ جب بھی اسے اپنے ماں باپ کی یاد ستاتی تو اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگتے۔

عامر کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے تھے اور وہ سردی سے ٹھٹھر رہا تھا۔ دماغ میں سیٹیاں سی بج رہی تھیں۔ اس کا جسم پانی سے شرابور ہو رہا تھا۔ اب اس کے قدم بھی نہ اُٹھتے تھے۔ نہ جانے وہ سوچ کی وادیوں میں گم کس راستے پر پہنچ چکا تھا سامنے ایک خوبصورت سی سڑک تھی اور اس پر کافی ہجوم تھا اس کے قدم خود بخود اس طرف اُٹھ گئے اور پھر وہ سڑک پار کرتے ہوئے سڑک پر گر گیا۔ ایک سیاہ رنگ کی کار اسے زخمی کرتی ہوئی گزر گئی کار والے کوئی رحم دل معلوم ہوتے تھے انہوں نے آگے جا کر بریک لگائی اور عامر کو اپنی کار میں ڈال کر ہسپتال کی طرف لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی آنکھ کھُلی تو اس نے اپنے آپ کو نرم بستر پر پایا۔ اس نے بولنا چاہا لیکن زبان نے ساتھ نہ دیا۔ اس نے ہمّت کر کے مُنہ کھولا اور کہا "مَیں کہاں ہوں" جواب میں کار والے کا چہرہ اس پر جُھک گیا۔ غالباً وہ رو رہے تھے انہوں نے کہا "بیٹا فکر مت کرو تم ہسپتال میں ہو اور ہاں بیٹا تم مجھے اپنے گھر کا پتہ بتاؤ تا کہ مَیں تمہارے گھر کے افراد کو اطلاع کر سکوں۔ عامر کو پہلی بار محسوس ہُوا کہ اِس دُنیا میں کوئی اس کا ہمدرد ہے ورنہ جمال خاں کے مرنے کے بعد اس نے دربدر کی ٹھوکریں کھائی ہیں اور اس ظالم زمانے نے اس کے زخموں پر مرہم لگانے کی بجائے نشتر لگائے ہیں مگر عامر کو آج معلوم ہُوا کہ تمام امیروں کے دِل پتّھر نہیں ہوتے۔ اس نے بولنا چاہا مگر اسے ایسا معلوم ہُوا کہ اگر اس نے آواز نکالی تو اس کے دماغ کی تمام رگیں پھٹ جائیں گی۔ مگر اس نے تو اپنے گھر کا پتہ بتانا ہے۔ مَیں پہلے اسے اپنی کہانی سُنا دوں گا۔ اسنے سوچا اور پھر بولا "بابو جی میری داستان بہت غم ناک ہے۔ مَیں نے اپنی داستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمال خاں کے سوا کسی کو نہیں بتائی مگر آپ جب مجھ سے اتنی ہمدردی کر رہے ہیں تو پھر سُنیئے "آہ! آہ!! میں کلکتہ میں "کاشانۂ عامر" میں رہتا تھا اس کے بعد اس نے آخری ہچکی لی اور دم توڑ دیا کیونکہ اس ہچکی کے ساتھ ہی وہ دُنیا کے تمام بندھنوں سے آزاد ہو چکا تھا۔ پہلے تو وہ شخص عامر کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا جس پر اَب موت کی زردی چھا چکی تھی پھر آنسو ان کی آنکھوں سے پھوٹ پھوٹ کر گرنے لگے اور وہ عامر! میرا بیٹا! کہتے ہوئے لپٹ گئے ان کا بیٹا انہیں ملا بھی تو کس طرح انہوں نے سوچا۔ کاش! عامر میری کار سے نہ ٹکراتا اور مجھے پہلے ہی مل جاتا مگر ان کا یہ خواب ادھورا ہی رہ گیا اور ان کی حسرت بھری نگاہیں عامر کے بے جان اور زرد چہرے پر جم کر رہ گئیں۔ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا۔ گرم گرم آنسو ٹپک ٹپک کر عامر کے چہرے کو بھگو رہے تھے۔

نہیں لے سکتا۔ اگر اس کا مُنہ کچھ دیر جبراً کھُلا رکھا جائے تو یہ مر جاتا ہے

• مکھڑی دس مہینے تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتی ہے۔

(مرزا مظفر احمد کریم۔ حیدر آباد۔ سندھ)

کیا آپ جانتے ہیں؟

• دُنیا کا سب سے بڑا اخبار نیویارک سے ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ یہ نہ تو روزنامہ تھا نہ ہفتہ وار، نہ ماہوار، نہ سالانہ بلکہ یہ ایک صدی میں صرف ایک مرتبہ شائع ہوتا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۵۹ء میں شائع ہوا تھا اب اس کا تیسرا ایڈیشن ۲۰۵۹ میں شائع ہوگا۔

• دُنیا کی سب سے اُونچی عمارت ماسکو میں ہے جس کا نام "پلیس آف سوسیئٹس" ہے۔ اس کی لمبائی ۱۳۰۰ فٹ ہے۔

• دُنیا میں اِس وقت سات ممالک ایسے ہیں جہاں پر ریل گاڑی بالکل نہیں ہے جن کے نام یہ ہیں:- (۱) یمن (۲) عمان (۳) نیپال (۴) افغانستان (۵) بھوٹان (۶) البانیہ (۷) سائبیریا (افریقہ)۔

• دُنیا کی سب سے بڑی لائبریری برطانوی لائبریری ہے جس میں تقریباً ۳۰ لاکھ کتابیں موجود ہیں۔

• مچھلی کی آنکھیں کبھی بھی بند نہیں ہوتیں یہاں تک کہ مر جانے پر بھی کھُلی رہتی ہیں۔

• تمام جانداروں میں سے صرف انسان اور بندر کو زکام ہوتا ہے۔

• مینڈک مُنہ کھول کر کبھی بھی سانس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

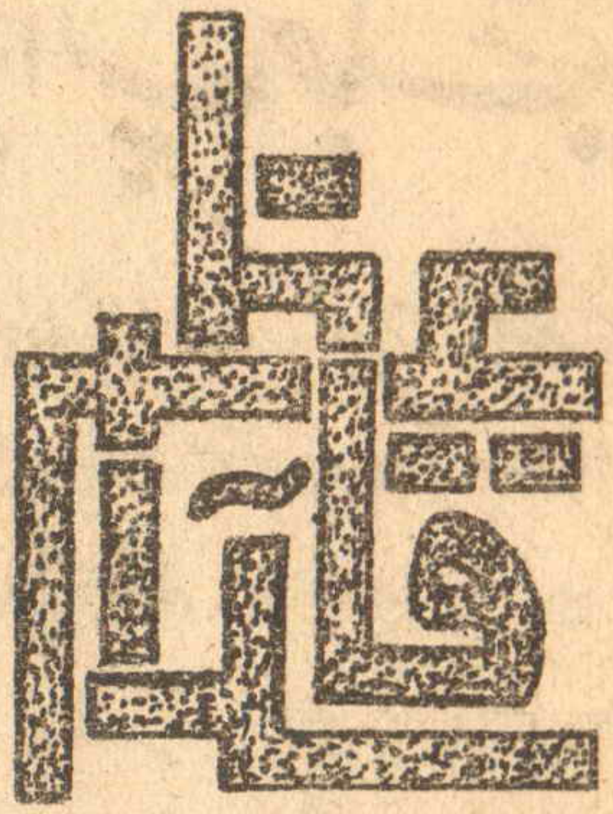

مشاہیر کی نظر میں

قائدِ اعظم ایشیا کے دُبلے پتلے انسان ہیں لیکن اس ہندوستانی لیڈر کی زبان میں وہ جادو ہے کہ جب اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ "پاکستان ہمارا ہے" تو دس لاکھ انسان پکار اُٹھتے ہیں "پاکستان زندہ باد"۔ مَیں جب ان سے ملا اور پاکستان کے بارے میں باتیں کیں اور میرے سامنے انہوں نے جو دلائل رکھے وہ اِس قدر مستحکم تھے کہ مَیں رد نہ کر سکا ۔ (غیر ملکی صحافی جان گنتھر)

● محمد علی جناح کی سیاست نے کانگریس اور برطانیہ کی متحدہ سیاسی چالوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ جناح کے غرور و تکبّر کے متعلق مَیں نے بہت سے افسانے سُن رکھے تھے اس ملاقات کے بعد یہ تمام افسانے بے حقیقت ثابت ہوئے۔ وہ انگریزی زبان میں فصاحت و بلاغت سے میرے سیاسی سوالات کا جواب دے رہے تھے کہ ایک ایشیائی کے سامنے مجھے اپنے اہلِ زبان ہونے پر ندامت محسوس ہو رہی تھی سیاسی استعارات و تشبیہات کو دیکھ کر مجھے ان پر چرچل کا گمان ہونے لگا۔ مَیں نے محسوس کیا کہ وہ ایشیا کی سب سے بڑی شخصیّت ہیں ۔ (مشہور انگریز مصنّف بیورلی نکولس)

● قائدِ اعظم کے مقابل کی شخصیّت تاریخ میں جارج واشنگٹن ہے جس کو مَیں امریکہ کا قائد اعظم کہنا زیادہ صحیح سمجھتا ہوں۔

(لارڈ پیتھک لارنس)

● ہندوستان میں بحیثیت مسلمان آپ کی تنہاء ذات ہے جس سے مِلّت یہ توقّع کرنے کا حق رکھتی ہے کہ شمال مغربی یا پورے ہندوستان پر جو سیلاب آ رہا ہے اس میں آپ اس کی صحیح راہنمائی کریں گے۔

(علّامہ سر محمد اقبال)

(مرسلہ:۔ طارق احمد بٹ۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشانِ حیدر کا چوتھا حقدار۔ راشد منہاس

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

۲۰۔ اگست ۱۹۷۱ء کو پاک فضائیہ کے تین طیاروں کی تربیتی پرواز تھی۔ یہ تینوں طیارے تین تین منٹ کے وقفے سے پرواز کرنے والے تھے۔ ایک کے بعد دوسرا طیارہ فضا میں پرواز کر گیا۔ تیسرا طیارہ جس کے کاک پٹ میں ایک زیرِ تربیت ہوا باز بیٹھا ہوا تھا اس کو اِس بات کا علم نہ تھا کہ چند لمحے بعد ایک کٹھن مرحلہ آنے والا ہے جو اسے دُنیا کی تاریخ میں زندہ جاوید بنا دے گا۔ ہوا باز بہت خوش تھا۔ یہ اُسکی تیسری تنہا (سولو) پرواز تھی اور اس ہوا باز کا نام "راشد منہاس" تھا۔ راشد منہاس جنہوں نے ابھی طیارے کو اسٹارٹ ہی کیا تھا کہ ایک انسٹرکٹر نے خطرے کا سگنل دے دیا اور راشد سے کہا کہ طیارے میں کوئی خرابی ہے۔ راشد کے رُکتے ہی وہ طیارے میں داخل ہو گیا اور جیب سے پستول نکال کر طیارے کا کنٹرول خود سنبھال لیا۔ اُس وقت راشد نے بڑی جُرأت سے کام لیتے ہوئے دشمن سے مقابلہ شروع کر دیا اور کنٹرول روم کو پیغام دیا کہ طیارہ اغوا کیا جا رہا ہے اور پھر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی مگر جب راشد کو پُورا یقین ہو گیا کہ دشمن زیادہ طاقتور ہے اور وہ طیارے کو سیدھا ہندوستان کی طرف لے جا رہا ہے تو اُنہوں نے مُلک کے وقار کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی اور ہندوستان کی سرحد سے ۳۲ میل اِس بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی طیّارے کو تباہ کر ڈالا۔ طیّارہ گرتے ہی زمین پر شعلوں کا سمندر اُبل پڑا اور ان شعلوں میں پاکستان کی فضائی فوج کا ایک جیالا ہوا باز "راشد" وطن کی آن اور ملک کی سالمیّت کی خاطر شہید ہو گیا۔

راشد منہاس دُنیا کے سب سے کم عمر پائلٹ تھے جنہوں نے اپنی لگن، شوق اور وطن کی محبّت کے جذبہ سے صرف بیس۲۰ سال کی عمر میں مُلک کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر" حاصل کیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ "نشانِ حیدر" کا اعزاز صرف انہی لوگوں کو دیا جاتا ہے جو مُلک کی حفاظت کے لئے بہت بڑا کارنامہ انجام دیتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء ستمبر کی جنگ میں بہادری اور شجاعت کا کردار ادا کرنے والے میجر راجہ عزیز بھٹی کو یہ اعزاز دیا گیا اس سے قبل مختلف موقعوں پر میجر محمد طفیل شہید اور کیپٹن سرور شہید کو یہ اعزاز دیئے گئے تھے اور اب ان تین بہادروں کی صف میں ایک اَور بہادر بھی شامل ہو گیا جس کا نام "راشد منہاس" شہید ہے۔

راشد اور ان کے گھرانے کا تعلق پنجاب کے دِل لاہور سے ہے۔ راشد کی والدہ بھی لاہور کی رہنے والی ہیں۔ راشد عبدالمجید منہاس دوسری جنگِ عظیم میں فوج کی ملٹری انجینئرنگ سروس میں تھے اور ان کو ان کے کارناموں پر انڈیا میڈل، برما میڈل اور عراق میڈل بھی مِل چکے ہیں۔

راشد شہید پیدائشی فوجی تھے۔ وہ ۱۷۔ فروری ۱۹۵۱ء کو ڈرک روڈ پاک فضائیہ کے ہسپتال میں پیدا ہوئے تھے۔ راشد کی والدہ چونکہ بہت ہی خداترس، بُردبار، بااخلاق اور صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابند خاتون تھیں اسلئے پیدائش کے وقت ہی لوگوں نے کہا تھا کہ ان کی والدہ کی عظمت راشد کو زندگی میں ضرور سُرخرو کرے گی۔

راشد کے والد کا کہنا ہے کہ راشد جب تین برس کا ہُوا تو اس میں خاصی سُوجھ بُوجھ تھی اور ہم نے اس کے رُجحان کا اندازہ اُسی وقت کر لیا۔ وہ اس عمر میں میرے برادرِ نسبتی ونگ کمانڈر سعید کی ٹوپی اپنے سَر پر اوڑھ کر بہت خوش ہوتا تھا۔

جب راشد نے نوجوانی کی منزل میں قدم رکھا تو اس کی سوچ میں بلا کی سنجیدگی آ گئی۔ وہ عظیم انسانوں کے کارناموں پر مبنی کتابیں پڑھتا۔ اس زمانہ میں راشد کو ڈائری لکھنے کا بھی شوق ہُوا۔ فوج میں جانے کے شوق کا اظہار راشد کی اگست ۱۹۶۷ء کی ڈائری دیکھنے سے ہوتا ہے۔ راشد منہاس نے ۷۔ اگست کے صفحہ پر اُردو میں لکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ :-

"آج سات اگست ۱۹۶۷ء ہے
اور اس وقت رات کے نو بجے
ہیں۔ مَیں ابھی ابھی میز پر آکر
بیٹھا ہوں اور کچھ پڑھنے کا
ارادہ رکھتا ہوں اور جو کچھ
مَیں اِس ڈائری میں لکھ رہا ہوں
اس پڑھنے کا ایک حِصّہ ہے
کیونکہ میری اُردو بہت ہی
خراب ہے اور مَیں اس کو بہتر
کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔
ہم آج ماموں سرور کے گھر گئے
اور کچھ ایک گھنٹہ ہوا کہ ہم
وہاں سے آئے۔ آج ان کے
گھر میں مجھے کافی عجیب بات
محسوس ہوئی اور مجھ کو خیال
آیا کہ مَیں ایک بڑی غلطی کر
بیٹھا ہوں اور اَب میں اس
کے لئے پچھتا رہا ہوں۔ اور
آج مَیں نے اپنے دِل میں پکّا
وعدہ کر لیا کہ مَیں کِسی ایک
فوج میں جاؤں گا اَور کہیں
نہیں، چاہے کچھ بھی ہو جائے
آج مَیں برٹش کاؤنسل بھی گیا
اور وہاں کچھ ایسی چیزیں لکھی
ہوئی دیکھیں کہ مَیں نے دل میں
سوچ لیا کہ مَیں فوج میں جاؤں گا۔"

راشد غیر متزلزل ارادہ کا مالک تھا اس نے اپنی اِس بات پر عمل ۱۹۶۸ء میں اس وقت کیا جبکہ ابھی اس کے سینئر کیمبرج پاس کرنے کا نتیجہ بھی نہ آیا تھا۔ راشد نے اپنی والدہ کو راضی کر کے ائیر فورس میں شمولیت اختیار کر لی۔ راشد کی ڈائری کا ایک اَور ورق جو انہوں نے چودہ برس کی عمر میں لکھی تھی۔ اس میں عظیم انسانوں کے اقوال تھے سب سے پہلا قول قائداعظمؒ کا تھا:-

"UNITY - FRITH - DECIPLINE" اسکے بعد جمہوریت کے بارے میں لنکن کا قول تھا۔ "عوام کی جمہوریت عوام کی طرف سے، عوام کے واسطے"۔ اس کے بعد صدر ایّوب کا قول درج تھا "GO MEET THE ENEMY" "جاؤ دشمن پر ٹوٹ پڑو"۔ پھر ابراہیم لنکن کا قول درج تھا:۔ "یونین ایک منقسم یونین نہیں ہو سکتی"۔ اس کے بعد ہٹلر کا قول درج تھا "موت یا فتح"۔ اس کے بعد پیٹرک ہنری کا قول درج تھا:- "SIR GIVE ME LIBERTY OR DEATH" - "جنابِ والا مجھے آزادی دیجئے یا موت"۔

اِن اقوال کو دیکھ کر آپ راشد کی ذہانت اور اعلیٰ سوچ کا اندازہ اِس بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ڈائری میں اقوال درج کرتے وقت بھی سب سے پہلے قائدِ اعظم محمد علی جناح کا قول تحریر کیا۔ پھر انہوں نے جمہوریت کا قول لکھا۔ پھر انہوں نے دشمن سے لڑنے کا حوصلہ پیش کیا۔ اسکے بعد راشد نے ہٹلر کا قول لکھ کر اپنے عزائم کو بلند کیا۔ اور آخری قول کو راشد نے من وعن سچا ثابت کر دکھایا۔

راشد اپنی نیک طبیعت اور اچھی عادتوں کی وجہ سے تمام دوستوں، تمام رشتہ داروں اور اپنے تمام دفتر کے ساتھیوں میں مقبول تھے۔ انہیں اپنے ارادوں پر پورا اعتماد تھا اور جو ارادے وہ رکھتے تھے ان میں کامیاب رہے۔ اپنے طالب علمی کے زمانے سے لے کر ہوابازی کے کورس تک وہ ہمیشہ وقت اور اصول کے پابند رہے۔

دُنیا میں صرف وہی قومیں زندہ اور باعزّت رہ سکتی ہیں جن کے افراد زیادہ سے زیادہ قربانیاں دے سکیں اور اپنے شہیدوں اور غازیوں کی روایات کو اپنے عمل سے روشن رکھیں۔ ہمیں چاہیئے کہ راشد نے جس طرح ملک کی عزّت پر حرف آنے نہیں دیا اسی طرح ہم بھی ملک کے لئے کچھ کریں تا کہ جب وقت پڑے تو دشمن کے سامنے ایک ناقابلِ شکست دیوار بن جائیں۔ ہمارے حوصلے راشد منہاس کی طرح بلند اور جذبے راشد منہاس کے جذبے کی طرح جوان ہونے چاہئیں پاکستان کا بچّہ بچّہ راشد کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے ٭

پراگرس رپورٹ

(بقیہ صـ ۲۹)

کی ٹریننگ لینے گئے تھے۔ ہاں ہاں یہ بہت اچھی چیز ہے تم اس کی ٹریننگ ضرور لو۔ اب تم جا سکتے ہو۔

بیٹا:۔ اچھا ابّا جان۔

باپ:۔ (دوبارہ بُلاتے ہوئے) ارے بیٹے ذرا اِدھر آؤ اور سُنو اِس پراگرس رپورٹ کے متعلق اپنی امّی جان کو مت بتانا ٭

تشحیذ الاذہان

احمدی بچّوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اسے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے ٭

(مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پراگرس رپورٹ

(محمد یعقوب ضیا۔ وابندین ضلع چانگی)

باپ کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور بیٹے کی پراگرس کی بجائے اپنی پراگرس پڑھتا ہے۔

باپ (غصّے سے)

حساب $\frac{10}{100}$ نالائق کہیں کا

اُردو $\frac{5}{100}$ بدتمیز

دینیات $\frac{17}{100}$ فضول

تاریخ $\frac{15}{100}$ بہت کم ہیں

(باپ دوبارہ اَور زیادہ غصّے سے) محمود ادھر

محمود جلدی مر۔

بیٹا :۔ جی ابّا جان

باپ (غصّے سے) کہاں تھے تم اَب تک

بیٹا :۔ جی مَیں سول ڈیفینس کی ٹریننگ لینے گیا تھا۔

باپ (غصّے سے) نالائق کہیں کا۔ سول ڈیفینس کی ٹریننگ لیتا ہے۔ پڑھی ہے تم نے اپنی پراگرس رپورٹ جو سکول سے آئی ہے۔ بالکل فضول نمبر لئے ہیں

حساب $\frac{10}{100}$ اُردو $\frac{5}{100}$ دینیات $\frac{17}{100}$ تاریخ $\frac{15}{100}$

یہ تم نے نمبر لئے ہیں، جب مَیں ۱۹۳۸ء میں میٹرک میں پڑھتا تھا معلوم ہے میرے کتنے نمبر تھے۔

باپ (جیب سے ایک دوسری پراگرس رپورٹ نکالتے ہوئے) یہ دیکھو حساب $\frac{100}{100}$ اُردو $\frac{90}{100}$ دینیات $\frac{70}{100}$ تاریخ $\frac{100}{100}$ اور ایک تم ہو کہ تمہاری یہ حالت ہے

بیٹا :۔ (باپ کی طرف بڑھتے ہوئے) ابّا جان مَیں نے محنت تو بہت کی تھی مگر نہ معلوم نمبر اتنے کم کیوں ہیں۔ دکھائیں تو میری پراگرس رپورٹ مَیں ذرا دیکھوں تو

باپ :۔ (پراگرس رپورٹ دیتے ہوئے) یہ لو۔

بیٹا :۔ (پراگرس رپورٹ دیکھتے ہی) مگر ابّا جان اِس پر نام تو آپ کا لکھا ہے اور سال بھی ۱۹۳۸ء ہی لکھا ہے۔

باپ :۔ (بات کو فوراً بدلتے ہوئے) اوہ کیا کہا تھا بیٹا تم نے کہ تم سول ڈیفینس

(باقی ص ۲۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکراہٹیں

چرواہا:- (اپنے دوست سے) میرے لڑکے نے بھیڑیں گننے کی بڑی آسان ترکیب نکالی ہے۔

دوست:- وہ کیا؟

چرواہا:- پہلے وہ تمام بھیڑوں کی ٹانگیں گن لیتا ہے پھر ان کو چار پر تقسیم کر دیتا ہے۔

مسافر:- (قلی سے) مجھے کسی ایسے ڈبے میں بٹھانا جہاں کوئی بات کرنے والا نہ ہو۔

قلی:- بہت اچھا جناب میں آپ کو جانوروں کے ڈبے میں بٹھاؤں گا۔

ایک شخص نے اپنے نوکر سے کہا کہ جاؤ بازار سے دسترخوان لے آؤ۔ نوکر بازار گیا اور تھوڑی دیر بعد آکر بولا صاحب دس ترکھان (بڑھئی) تو نہیں ملے نو ملے ہیں انہی کو لے آیا ہوں۔

(مرزا مظفر احمد کریم۔ حیدرآباد۔ سندھ)

محبّت کا پھل

ایک رات جب ابو بن آدم نیند سے بیدار ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ کمرہ روشنی سے منوّر تھا اور ایک فرشتہ سر جھکائے ایک سنہری کتاب میں کچھ لکھ رہا تھا۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور پوچھا "کیا لکھ رہے ہو"۔ فرشتہ نے جواب دیا "اُن لوگوں کے نام لکھ رہا ہوں جو خدا تعالیٰ سے محبّت کرتے ہیں"۔ آپ نے پوچھا "کیا اِس میں میرا نام بھی شامل ہے" فرشتہ نے جواب دیا "نہیں" ابو بن آدم نے آہستہ سے کہا کہ میں تو اُن لوگوں میں سے ہوں جو خلقِ خدا سے محبّت کرتے ہیں۔ فرشتہ نے یہ سُنا اور غائب ہو گیا۔

اگلی رات فرشتہ پھر نمودار ہوا اور آپ کو ایک سُنہری کتاب دکھائی جس میں اُن لوگوں کے نام تھے جن سے خدا تعالیٰ محبّت کرتا ہے اور اس میں آپ کا نام سرِ فہرست تھا۔

اِس سے یہ معلوم ہوا کہ خلقِ خدا سے محبّت کرنا دراصل خدا سے محبّت کرنا ہے۔ (ماخوذ)

(آفتاب احمد۔ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچیوں کا صفحہ

چند گھریلو کام کی باتیں

۱۔ سیب کو اگر ہلکے سے نمک والے پانی میں چھیلا اور کاٹا جائے تو کافی دیر رہنے پر بھی رنگ نہیں بدلتا۔

۲۔ کسی قسم کی مچھلی کو تلنے سے پہلے اگر ہلکا ہلکا میدہ لگا کر تلا جائے تو تیل وغیرہ نہیں اُڑتا۔

۳۔ پیاز کو کاٹنے کے بعد ہاتھوں کو صاف کرنے کے لئے اگر آلو کے ایک دو قتلے استعمال کریں۔ ان قتلوں کو ہاتھوں پر اچھی طرح رگڑیں تو پیاز کی زہریلی بُو ختم ہو جائے گی۔

۴۔ فرائی پین میں انڈا تلنے کے فوراً بعد ایک چمچہ سرکہ پانی میں ملائیں۔ اِس طرح دھبے وغیرہ نہیں پڑتے اور برتن کی چمک بھی بحال رہتی ہے۔

۵۔ ریفریجریٹر کے کسی حصّہ میں اگر بدبو یا سڑاند پیدا ہو جائے تو صاف پانی میں سوڈا بائی کارب ملا کر دھو ڈالیں سڑاند قطعی طور پر دُور ہو جائے گی۔

۶۔ کتاب کے کسی صفحہ پر اگر چکناہٹ کا داغ پڑ جائے تو سیاہی چُوس کے دو ٹکڑے لیں ایک کو صفحہ کے نیچے اور دوسرے کو اُوپر رکھ کر گرم استری سے دبائیں چکناہٹ کا دھبّہ دُور ہو جائے گا۔

۷۔ چمڑے پر داغ کے دھبّے پڑ جائیں تو اچھی قسم کی موم بتی کے رگڑنے سے دُور ہو سکتے ہیں۔

۸۔ مچھلی دھونے کے بعد ہاتھوں کو بیسن یا پیاز کے پانی سے دھوئیں مچھلی کی بُو فوراً دُور ہو جائے گی۔

(امۃ الباسط طاہرہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلنڈر سنہ ۱۹۷۲ء

ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱
منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۰
بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۰
جمعرات	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۰
جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۰
جنوری اکتوبر	مئی	اگست	فروری مارچ نومبر	جون	ستمبر دسمبر	اپریل جولائی					

نوٹ :- آخری لائن کے خانوں میں انگریزی سال کے مہینے درج ہیں جس مہینے کی کسی تاریخ کا دن معلوم کرنا مقصود ہو اس مہینے کے اُوپر جاویں۔ اُوپر جانے والی لائن کو تاریخ مذکور کا ہندسہ جہاں کراس کرے وہی دن اس تاریخ کو ہوگا ؂

(محمد اسلام دین۔ شیخوپورہ)

Regd. No. L 7128 Sulah, 1250 H.S. January, 1972

Monthly **Tash-Heez-ul-Azhan** Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں اور بچیوں کا دل پسند ماہنامہ

تشحیذ الاذہان ربوہ

یہ رسالہ ابتداءً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا۔ اور اب یہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر نگرانی احمدی بچوں اور بچیوں کیلئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور دن بدن مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔

تشحیذ الاذہان میں آپ کیا پائینگے ؟

◉ قرآن پاک اور احادیث میں سے پیارے پیارے پر حکمت کلمات ◉ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے روح پرور ملفوظات ◉ بزرگوں اور دیگر بڑی شخصیتوں کے زریں اقوال ◉ اسلام اور احمدیت سے واقفیت پیدا کرنے والے عمدہ مضامین ◉ اچھی اچھی دلوں کو لبھانے والی نظمیں ◉ بلند اخلاق پیدا کرنے والے مفید تربیتی مضامین ◉ نصیحت آموز دلچسپ کہانیاں اور تاریخی واقعات ◉ مفید و دلچسپ علمی و سائنسی معلومات ◉ دماغی ورزشیں اور بے اختیار ہنسا دینے والے لطائف

اور ان سب کے علاوہ دیگر بہت سے مفید اور بے حد دلچسپ کالم ؛

سال بھر کے رسالوں کی کل قیمت صرف پانچ روپے

جملہ خط و کتابت بنام

مینجر رسالہ "تشحیذ الاذہان" - ربوہ ؛

مجلس اطفال الاحمدیہ بھیرہ کے

دو مستعد اطفال

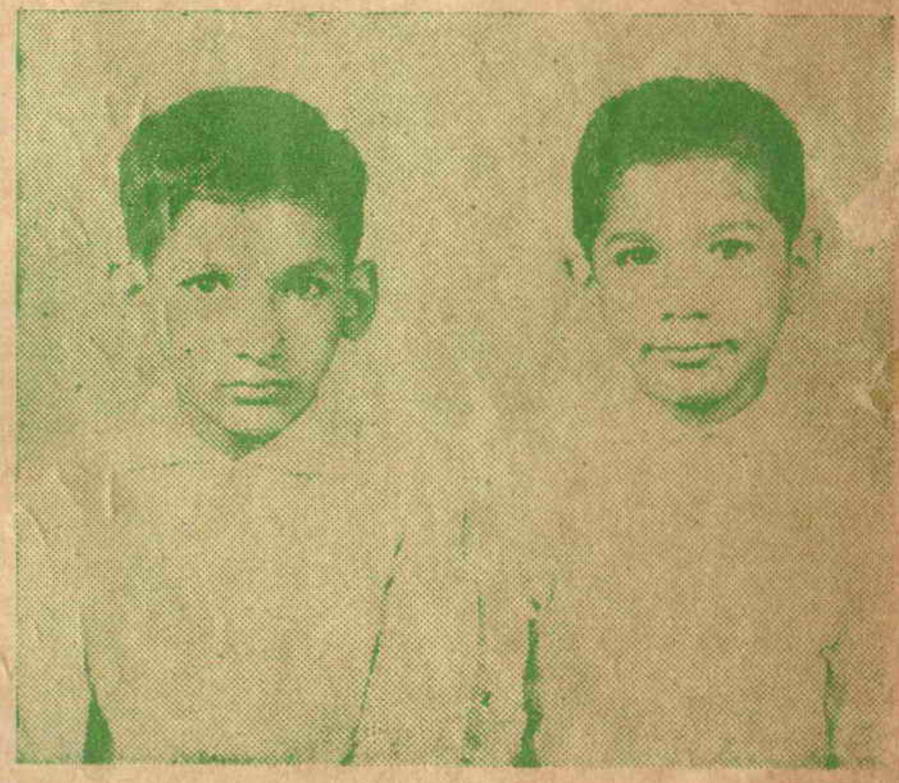

محمد احمد - محمد انور

پسران شیخ محمد احسن صاحب پراچہ

بھیرہ — ضلع سرگودھا

نائیل نصرت آرٹ پریس میں چھپا